تاثرات

ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ (لاہور) ۱۹۵۰ء میں قائم کیا گیا اور اس کے قیام کا مقصد یہ قرار دیا گیا کہ اسلامی علوم اور تہذیب و ثقافت کے مختلف پہلوؤں کا تحقیقی مطالعہ کیا جائے۔ دورِ حاضر کے بدلتے ہوئے حالات اور تقاضوں کے مطابق اسلامی افکار کی از سرِ نو تشکیل کی جائے اور یہ بتایا جائے کہ اسلام کے بنیادی اصولوں کو موجودہ حالات پر کس طرح منطبق کیا جا سکتا ہے۔ یہ ادارہ اس حقیقت کا قائل ہے کہ اسلام ایک ارتقا پذیر تصوّرِ حیات ہے جس کی بنیادیں تو ناقابلِ تغیر ہیں لیکن اس کے تفصیلی فقہی ڈھانچہ میں ایسی اصلاحات اور تبدیلیاں ہو سکتی ہیں جو دین کے بنیادی اصول اور نصوص کے خلاف نہ ہوں اور جن سے ایک ترقی پذیر اسلامی معاشرہ کی تعمیر اور قومی زندگی کی اصلاح و ترقی میں موثر مدد مل سکے۔ چنانچہ یہ ادارہ اپنی مطبوعات میں اسلام کا ایک عالمگیر، ترقی پذیر اور معقول نقطۂ نظر اور ایک ایسے معاشرہ کی تشکیل و تعمیر کا خاکہ پیش کرنے کی کوشش کرتا ہے جس میں ارتقائے حیات کی پوری صلاحیت و گنجائش موجود ہو اور یہ ارتقاء اسلامی روح کے عین مطابق ہو۔

اس ادارہ نے پچیس سال کے عرصہ میں تفسیر، حدیث، فقہ، تصوّف، فلسفہ، اخلاق، تاریخ و سوانح، سیاسیات، معاشیات، تعلیم اور تہذیب و ثقافت جیسے اہم موضوعات پر کم و بیش سوا سو کتابیں شائع کی ہیں جو خالص علمی، فکری اور تحقیقی نوعیت کی ہیں اور جن سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ اس ادارہ کو سیاست، فرقہ واریت اور اختلافی مباحث سے کوئی سروکار نہیں ہے۔

کاغذ کی کم یابی اور گرانی اور کتابت و طباعت کے نرخوں میں زبردست اضافے کی وجہ سے اشاعتی اداروں کا کاروبار بری طرح متاثر ہوا ہے اور اس ادارہ کو بھی شدید مشکلات درپیش ہیں۔ ادارہ کے مالی وسائل محدود اور ناکافی ہیں۔ تنخواہ میں سالانہ اضافے اور حکومت کے منظور کردہ اضافوں اور الاؤنسوں کی وجہ سے ملازمین کی مجموعی یافت میں غیر معمولی اضافہ ہو گیا ہے اور اس مد کے لیے مطلوبہ رقم بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ دیگر مدات بالخصوص مطبوعات پر صرف ہونے والی رقم میں اس قدر اضافہ ہو گیا ہے کہ ادارے کے محدود وسائل سے اس کی پابجائی میں بڑی دشواری ہوتی ہے۔

لیکن ان تمام مشکلات کے باوجود ادارہ نے اپنے اشاعتی پروگرام میں کمی نہیں ہونے دی، بلکہ ۷۵-۱۹۷۴ میں مطبوعات کی تعداد گزشتہ برسوں کے مقابلے میں زیادہ ہی ہوگئی۔

اس سال ادارہ نے تیرہ کتابیں شائع کرنے کا پروگرام بنایا تھا۔ ان میں چار کتابیں انگریزی کی ہیں۔ اسلامک آئیڈیالوجی (ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم) سوشل جسٹس اِن اسلام (پروفیسر شیخ محمود احمد) ویمن اِن اسلام (مظہر الدین صدیقی) اور محمد دی ایجوکیٹر (رابرٹ گولک) اور نو کتابیں اردو کی ہیں جن میں انگریزی سے ایک ترجمہ بھی شامل ہے۔ ان کتابوں کے نام یہ ہیں: مسلمانوں کے فلسفیانہ افکار (پروفیسر محمد سعید شیخ)۔ مطالعۂ قرآن (مولانا محمد حنیف ندوی)۔ فقہائے ہند حصہ دوم (محمد اسحاقؒ بھٹی)۔ تاریخِ جمہوریت (شاہد حسین رزاقی)۔ اسلام کا نظریۂ تعلیم (ڈاکٹر رفیع الدین)۔ اسلام کی بنیادی حقیقتیں (رفقائے ادارہ) آبِ کوثر، رودِ کوثر اور موجِ کوثر (شیخ محمد اکرام) اور علمِ حدیث میں پاک و ہند کا حصہ (مترجمہ شاہد حسین رزاقی)۔

ان کتابوں کی اشاعت بجائے خود اس امر کا بین ثبوت ہے کہ وسائل کی کمی اور دیگر مشکلات کے باوجود اس ادارے نے اپنے فرائض پوری ذمہ داری سے انجام دیے اور اپنی علمی و دینی خدمات میں فرق نہیں آنے دیا۔

(رزاقی)